پنجاب بک ڈپو

ڈاکٹر نسیمہ رحمان، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اُردو، جی سی یونیورسٹی، لاہور

Abstract

In the beginning of 1857, Book & Translation Department was established in Lahore which came to be known as Punjab Book Depot. It was not only a publishing house but also remained helpful in the translation of English, Arabic and Persian books and essays and reformed language and diction of these translations along with supply of syllabus. From this point of view, Punjab Book Depot's active role cannot be ignored in the evolution of Urdu prose.

میجر فلر کے عہد نظامت اور کیپٹن ہالرائیڈ نے بحیثیت ناظر مدارس مختلف موضوعات پر انگریزی، عربی اور فارسی سے اُردو ترجمہ کے لیے ۱۸۵۷ء کے اوائل میں لاہور میں بک اینڈ ٹرانسلیشن ڈیپارٹمنٹ قائم کیا۔ جو پنجاب بک ڈپو کہلایا۔ جس میں جملہ سرکاری مطبوعات کی طباعت بھی کی جاتی تھی۔ یہاں ہونے والے تراجم کی زبان کی درستی کے لیے سررشتہ تعلیم کے ناظمین کو ایسے فاضل اہل زبان کی ضرورت پڑی جو یہ فریضہ بخوبی انجام دے سکیں۔ اس مقصد کو پورا کرنے کی غرض سے یو پی سے مولوی کریم الدین، پیارے لال آشوب، مولانا محمد حسین آزاد، مولانا الطاف حسین حالی، منشی درگا پرشاد نادر، مولوی سید احمد دہلوی، مولوی امّو جان ولی، مرزا اشرف بیگ خان اشرفؔ، مرزا ارشد بیگ گورگانی، مولوی احسان علی، مولوی محمد سعید، پنڈت موتی لال، ماسٹر چندولال، خواجہ ضیاء الدین، مولوی سیف الحق ادیب، مولوی محمد یوسف، مرزا بیگ خان دہلوی، وغیرہ کو اس کام کے لیے لاہور لایا گیا۔ جن میں سے بیشتر کا تعلق دہلی کالج سے تھا۔ جہاں علمی تراجم کے لیے ورنیکلر ٹرانسلیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام جدید اردو نثر کی داغ بیل پڑ چکی تھی۔ دلی کالج نے اپنی مطبوعات، تراجم، تصانیف اور رسائل کی بدولت اس دور کے نوجوانوں پر مغربی علوم کے در کھول دیئے تھے۔ لہٰذا دلی کالج سے تعلق رکھنے والے ان اصحاب نے لاہور آ کر فکر و احساس میں زبردست انقلاب پیدا کیا۔ ماسٹر پیارے لال آشوب کو پنجاب بک ڈپو کا کیوریٹر مقرر کیا گیا۔ مذکورہ بالا اہل علم احباب میں سے کچھ ترجمہ کرنے پر مامور تھے اور بعض ترجمہ شدہ کتابوں کی اردو عبارت کو روزمرہ اور محاورہ کے مطابق درست کیا کرتے تھے۔ یہاں ہونے والے تراجم سے یقیناً اردو نثر کو بہت فائدہ ہوا کیونکہ دلی کے ان اہل زبان حضرات نے لاہور میں ان تراجم کی صورت میں اردو نثر کی نوک پلک کو سوارنے کا فریضہ انجام دیا۔ یوں لاہور میں اردو نثر نے ترقی کی ایک اور منزل طے کی۔ جو اس کے ارتقا میں کارگر ثابت ہوئی۔ ماسٹر درگا پرشاد اپنی تالیف ''گلدستہ نادر الاذکار'' میں لکھتے ہیں:

''سبحان اللہ جل شانہ، آج کل حکام کی قدر دانی سے زبان اردو برسرمعراج ہے اس زبان میں تصنیف وتالیف کا وہ سلسلہ جاری ہوا ہے کہ جس کا مافوق ہونا معلوم بلکہ اس کی نظر کتب سابقہ میں بھی معدوم ظاہر ہے کہ پنجاب کے سرشتہ تعلیم میں چند فاضل خاص اسی کام پر ممتاز ہیں کہ عمدہ عمدہ مضامین انگریزی سے اردو ترجمہ کریں۔''[۱]

پنجاب بک ڈپو میں چونکہ علمی اور درسی کتب کی تیاری بذریعہ تراجم اور ان کی عبارت کو درست کرنے کا کام کروایا جاتا تھا اس حوالے سے ایک انگریزی کی گرائمر کا سراغ ملتا ہے جو ہالرائیڈ کی تصنیف کردہ ہے اور اس کے اردو سرورق کی عبارت اس طرح ہے:

''ترمیم شدہ انگریزی کی پہلی کتاب
جسے کرنل ہالرائڈ صاحب بہادر ڈی او ایل
سابق ڈائریکٹر سر رشتہ تعلیم پنجاب نے مبتدیوں کے فائدے کے لیے تصنیف کیا۔ رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز لاہور ۱۸۷۰ء، دفعہ ۶۔''[۲]

اس کتاب میں انگریزی زبان میں پیش لفظ تحریر کیا گیا ہے جس میں ہالرائیڈ نے ان اصحاب کا ذکر کیا ہے جن سے اس کتاب کے اُردو حصہ کو درست کروایا گیا۔ انگریزی عبارت کا ترجمہ اس طرح ہے:

''میں مولوی سید احمد صاحب کا جو ایک قابل مشرقی عالم ہیں بے حد شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کے دوسرے حصہ کی اردو عبارت کا بغور مطالعہ کیا اور بے شمار ترامیم سے نوازا۔ میں مولوی احسان علی صاحب جو کہ قابل عالم ہیں کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے میری اس طرح کی مدد کی جب میں کتاب کا پہلا حصہ لکھ رہا تھا۔''[۳]

چونکہ مولوی سید احمد دہلوی کا ذکر کیا جا رہا ہے جو پنجاب بک ڈپو میں اسسٹنٹ ٹرانسلیٹر تھے اس لیے گمان گذرتا ہے کہ اس کتاب کی درستی بھی پنجاب بک ڈپو میں عمل میں آئی ہو گی۔ نیز اس سے پنجاب بک ڈپو میں کام کرنے والے ایک اور صاحب علم احسان علی کے نام کا بھی پتہ چلتا ہے۔ مضمون نگار کا گمان ہے کہ وہ مقامی صاحبان جو انگریزی زبان پر عبور رکھتے ہوں گے وہ پنجاب بک ڈپو سے کسی نہ کسی طور منسلک رہے ہوں گے کیونکہ یہ اصحاب ایسے ہیں جنہیں انگریز سرکار اور بالخصوص سررشتہ تعلیم میں بھی اہمیت حاصل تھی۔ ان میں پنڈت اجودھیا پرشاد، پنڈت سورج بھان، خواجہ ضیاء الدین، منشی حسین اور پنڈت موتی لال وغیرہ کا ذکر اس حوالے سے کرنا بے جا نہ ہو گا۔ انگریزی سے اردو ترجمہ کرنے کے لیے جو طریقہ کار اپنایا گیا اس کا جائزہ لیا جائے تو احساس ہوتا ہے کہ اردو نثر کو رواں اور سلیس بنانے کیلئے کس قدر مانجھا اور کتنی محنت سے اسے نکھارا گیا ہے کہ اپنی نکھری ہوئی صورت میں یہ علمی، ادبی، تاریخی، جغرافیائی، سائنسی، تحقیقی، تنقیدی ہر طرح کے موضوعات کو اس کے مناسب حال اسلوب بیان میں ادا کرنے کے قابل ہوئی پنجاب بک ڈپو کے تحت ہونے والے تراجم کے طریقہ کار کو سید احمد دہلوی اسطرح بیان کرتے ہیں:

''کیا آپ کو معلوم نہیں کہ کرنل ہالرائیڈ صاحب بہادر نے اپنے سر رشتہ کی کتابوں کا ترجمہ کس طریقہ سے

ٹھیٹ اردو میں کرایا۔ اگر نہیں معلوم تو ہم سے سن لیجیے ہم بھی یہ کام بک ڈپو کے نائب مترجم رہ کر کر چکے ہیں وہ اول تو انگریزی دانوں سے جس کتاب کا ترجمہ مقصود ہوتا کراتے جب وہ کر چکتے تو ایسے دہلوی اہل زبان کو دیتے جو مطلق انگریزی نہیں جانتے اور فرماتے کہ اس کو اپنی بول چال کے موافق بنا دو۔ انگریزی سے اکثر ترجمے رائے بہادر ماسٹر پیارے لال صاحب یا ماسٹر چندولال صاحب یا مولوی محمد یوسف مرحوم کیا کرتے ان کی نظر ثانی کبھی مولانا آزاد، کبھی خواجہ ضیاء الدین صاحب مرحوم کبھی خواجہ الطاف حسین حالی مدظلہ العالی کبھی مولوی مرزا اشرف بیگ خان، کبھی مولوی محمد سعید صاحب کبھی بندہ سید احمد کبھی مرزا ارشد گورگانی، کبھی سیف الحق ادیب، کبھی مرزا بیگ خان دہلوی وغیرہ کیا کرتے تھے۔''[۴]

سید احمد دہلوی کے اس بیان اور ان کی کتاب ''محاکمہ مرکز اردو'' سے پنجاب بک ڈپو میں ترجمہ اور زبان کی درستی کے طریقہ کار اور مترجمین کی بابت تو ذکر ملتا ہے لیکن ترجمہ شدہ کتب کا تذکرہ کہیں نہیں کیا گیا۔ مذکورہ احباب میں سے چند ایک پر ہونے والے تحقیقی و تنقیدی مقالات اور تاریخ کی کتابوں میں آنے والے حوالوں سے بھی اس بارے میں کوئی وضاحت یا براہ راست معلومات نہیں ملتیں۔ یہ بات اب تک تاریکی میں ہے کہ پنجاب بک ڈپو نے کون سی اور کس قسم کی کتابوں کا ترجمہ کرایا کیونکہ پنجاب بک ڈپو کا ذخیرہ کتب محفوظ نہیں ہے اور نہ ہی اس سے متعلق واضح معلومات دستیاب ہو پائی ہیں جس سے معلوم ہو سکے کہ وہ کون سے تراجم تھے جو یہاں کیے گئے اور ان کی زبان کی درستی و اصلاح عمل میں لائی گئی۔

مضمون نگار کو تحقیق و جستجو سے اس ضمن میں صرف چند ایک تراجم ہی سے متعلق معلومات دستیاب ہو پائی ہیں۔ جن سے احساس ہوتا ہے کہ پنجاب بک ڈپو میں علمی اور تاریخی کتب کے تراجم کیے جاتے تھے اور ان تراجم کے ذریعے مدارس کے طلباء کے لیے کتب فراہم کی جاتیں۔ مطالعے سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پنجاب بک ڈپو میں انگریزی سے اردو تراجم کے علاوہ دیگر زبانوں مثلاً عربی، فارسی سے بھی تراجم کیے جاتے تھے۔

پنجاب بک ڈپو میں کیے جانے تراجم میں ''مخزن الطبیعات'' (۱۸۶۵ء) از مولوی ضیاء الدین، ''مبادی علم جیولوجی'' (۱۸۷۲ء) از مولانا الطاف حسین حالی، ماسٹر پیارے لال آشوب کی ''تاریخ انگلستان کلاں (۱۸۷۲ء) اور تاریخ جلسہ قیصری (۱۸۸۳ء)، مولوی کریم الدین کی زبدۃ الحساب (۱۸۷۶ء) اور ''جغرافیہ پنجاب'' (۱۸۷۹ء)، لائٹنر کی ''دردستان (۱۸۷۷ء) کے نام لیے جاتے ہیں۔

مزید برآں ڈاکٹر سید عبداللہ کی مرتبہ کتاب ''اردو میں سائنسی اور علمی کتابیں'' سے علم کیمیا پر ایک کتاب ''علم کیمیا کا ابتدائی رسالہ راسکو، مترجم گورنمنٹ بک ڈپو، پنجاب، لاہور'' کا حوالہ ملتا ہے جس پر مترجم کا نام اور سن ندارد ہے۔ راسکو کی غالباً اسی کتاب کا ترجمہ سید امیر شاہ نے ''کتاب علم الکیمیا'' کے عنوان سے کیا جو مطبع انجمن پنجاب سے ۱۸۷۹ء میں شائع ہوا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ راسکو کی علم کیمیا کا ابتدائی رسالہ کا ترجمہ ۱۸۷۹ء یا اس سے قبل ہوا ہوگا۔ جبکہ مترجم کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ عین ممکن ہے کہ اس موضوع پر لکھنے والے سید امیر شاہ ہی ہوں۔ جغرافیہ اور موسمیات کے موضوع پر دو کتب جن میں سے ایک میجر ہالرائیڈ کی ہے اس کا تذکرہ بھی بغیر مترجم کے نام سے کیا گیا ہے۔ پہلی کتاب ''جغرافیہ طبعی'' ہالرائیڈ مترجم گورنمنٹ بک ڈپو پنجاب، لاہور جو سرکاری مطبع سے ۱۸۷۹ء میں شائع ہوئی جبکہ دوسری ''جغرافیہ طبعی'' ہنری بلانفرڈ، مترجم، لاہور، گورنمنٹ بک

ڈپو پنجاب لاہور ۱۸۷۹ء'' کا حوالہ ملتا ہے۔ ان کتب کے حوالوں سے ایک بات ضرور سامنے آتی ہے کہ پنجاب بک ڈپو میں ترجمہ شدہ کتابوں پر اصل مصنف کا نام تو درج ہوتا تھا لیکن مترجم کا نام تحریر نہیں کیا جاتا تھا۔ پنجاب بک ڈپو میں ہونے والے تراجم کی نوعیت کا اندازہ اکمل الاخبار، دہلی ۱۹ اپریل ۱۸۷۴ء میں شائع ہونے والے اس اشتہار سے بھی ہوتا ہے۔

''اشتہار ایک کتاب مصنفہ جناب میجر ہالرائڈ صاحب بہادر ڈائریکٹر سر رشتہ تعلیم پنجاب جس کے نام کا ترجمہ وتحریر وتقریر انگریزی ہوتا ہے عنقریب گورنمنٹ بک ڈپو پنجاب یعنی کتب خانہ سرکاری لاہور کی طرف سے شائع ہوگی۔ اس کتاب میں زبان انگریزی کو حاصل کرنے اور اس کے الفاظ کا صحیح صحیح تلفظ جاننے کے لیے ایک نئی اور آسان ترکیب بتائی گئی ہے۔ طبع اول میں اردو بحروف نستعلیق اور انگریزی ہوگی اور آئندہ انگریزی اور زبانوں کے ساتھ بھی چھاپی جائے گی اس کتاب کا پہلا حصہ چھپ رہا ہے۔

تحریر ۱۸ اپریل ۱۸۷۴ء

پیارے لال قائم مقام کیوریٹر سنٹرل بک ڈپو پنجاب''۔۵

مقالات اور خطبات گارساں دتاسی سے بھی پنجاب بک ڈپو کے تحت ہونے والے تراجم کی بابت براہ راست کوئی ذکر نہیں ملا۔ مضمون نگار کا خیال ہے کہ گارساں دتاسی نے اپنے مقالہ ۱۸۷۶ء میں لاہور سے جن انگریزی کتب کے تراجم کی اشاعت کے اعلان کا حوالہ دیا ہے لیکن یہ نہیں بتایا کہ تراجم کہاں سے کرانے کا اعلان ہوا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ تراجم پنجاب بک ڈپو میں ہوئے ہوں کیونکہ بیشتر ایسی ہی کتب کے تراجم کیے جاتے تھے۔ ان انگریزی کتب کے نام یہ ہیں:

"Brain's Mental Science

Fowle Logics

Taylor's Ancient History

Huxley's Physiolog"۔۶

پھر ''مقالات گارساں دتاسی'' (جلد اول) کی وساطت مرزا اشرف بیگ خان اشرف کی بابت چند معلومات ملتی ہیں جو دتاسی نے ''پنجابی اخبار'' لاہور شمارہ ۲ مئی ۱۸۷۳ء سے لی ہیں۔ مرزا اشرف بیگ خان اشرف کا ذکر کرتے ہوئے ان کی جن کتابوں کا تذکرہ کیا گیا ہے اغلب ہے کہ وہ پنجاب بک ڈپو ہی کی خدمت کا نتیجہ ہوں۔ گارساں دتاسی لکھتے ہیں:

''اشرف علی اشرف (سید عبدالفتاح) کا جو اس زمانے کے مشہور ترین شعراء میں شمار ہوتے ہیں اور اپنی مادری زبان ہندوستانی کے علاوہ عربی، فارسی، اور انگریزی میں مہارت کامل رکھتے ہیں ان کی (اشرف علی اشرف) کی تصانیف کی تعداد انیس بتائی جاتی ہے اور سب کی سب سر رشتہ تعلیمات بمبئی نے مدرسوں کے درس میں شامل کی ہیں، میں صرف ان کتابوں کا ذکر کروں گا جو اردو میں لکھی گئی ہیں ''خزینہ دانش'' پانچ جلدوں میں ''کلید دانش'' ''تائید الحق''، ''تحفہ محمدیہ''، ''صد حکایات'' ''خلاصہ علم جغرافیہ'' ''تاریخ افغانستان'' ''تاریخ انگلستان'' اور ایک قواعد انگریزی موسوم بہ رسالہ تعلیم السان فی لغات انگلستان''۔۔۔ اشرف الانشاء تصنیف کی۔ جن کا شمار بہترین کتابوں میں ہوتا ہے اور جس میں انہوں نے اپنے تخلص کی

رعایت رکھی ہے۔ یہ کتاب محض خطوط نویسی کے آئین سکھانے تک محدود نہیں ہے جیسا کہ اس قسم کے نام کی اکثر کتابوں کا حال ہے بلکہ نظم ونثر ہر دور کے فن تحریر پر ایک جامع کتاب ہے جس میں عروض اور بلاغت دونوں پر جامع بحث کی گئی ہے۔اس کے بعد ''اشرف اللغات'' شائع کی جو ہندوستانی، فارسی، عربی اور انگریزی کی لغت ہے۔''۷

مضمون نگار کا قیاس ہے کہ ''خلاصہ علم جغرافیہ'' '' تاریخ انگلستان'' قواعد انگریزی موسوم بہ رسالہ تعلیم السان فی لغات انگلستان'' اور ''اشرف اللغات'' پنجاب بک ڈپو ہی کی مرہون منت وجود میں آئی ہوں گی۔

چونکہ پنجاب بک ڈپو کے حوالے سے خاطر خواہ معلومات دستیاب نہیں ہو پائیں اس لیے مضمون نگار نے اپنے تنقیدی اور تجزیاتی مطالعہ کی بناء پر ایسی کتب کا ذکر کیا ہے جن کے بارے میں گمان گذرتا ہے کہ ان کا تعلق پنجاب بک ڈپو سے ہوسکتا ہے۔ ایسی ہی ایک کتاب ''طلسم فرہنگ'' یعنی سحر جلدل ہے جو دراصل ڈاکٹر گریکری کا انگریزی ناول ہے جسے پنڈت موتی لال دہلوی نے ترجمہ کیا۔ پنڈت موتی لال جو دہلی کالج کے تعلیم یافتہ اور انگریزی فارسی اور اردو زبان میں مہارت رکھتے تھے ۱۸۵۰ء میں بورڈ آف ایڈمنسٹریشن لاہور کے فارسی مترجم مقرر ہوئے اور کئی سال پنجاب گورنمنٹ کے میر منشی رہے اپنی قابلیت کی بناء پر انہیں انگریز سرکار میں وقعت اور اختیار حاصل تھا۔ زمانہ طالبعلمی سے ہی علمی ذوق وشوق رکھتے تھے۔ پنڈت موتی لال کا انگریزی میں قابلیت رکھنا اور علمی و ادبی سرگرمیوں میں دلچپسی اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ وہ پنجاب بک ڈپو سے بھی کسی نہ کسی سطح پر متعلق رہے ہوں گے۔ کیونکہ پنجاب بک ڈپو کو دو طرح کے لوگوں کی ضرورت تھی ایک وہ جو انگریزی سے اردو ترجمہ کریں اور دوسرے وہ جو ترجمہ شدہ کتابوں پر زبان کے حوالے سے نظر ثانی کریں اور پنڈت موتی لال اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں قابلیت رکھتے تھے۔ اسی لیے سررشتہ تعلیم سے بھی ان کی وابستگی کا پتہ چلتا ہے۔۸ انگریزی سے اردو تراجم کے حوالے سے ان کی دلچپسی زمانہ طالبعلمی ہی سے تھی۔ اس حوالے سے مولوی عبدالحق کی کتاب ''مرحوم دہلی کالج'' سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے پلوٹارک کے تذکرہ کا اُردو ترجمہ کرنے کے علاوہ دو کتابیں سمریزم کے موضوع پر انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیں۔۹ مضمون نگار کو عظیم الشان صدیقی کی کتاب ''اردو ناول کا ارتقا'' کے توسط سے معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے گریکری کے ناول کا ترجمہ ''طلسم فرہنگ'' کے نام سے کیا جو دوسری مرتبہ ۱۸۶۸ء میں مطبع نولکشور لکھنؤ سے شائع ہوا۔ اس ناول میں خط کی تکنیک کو برتا گیا۔ جس کی تقلید مولانا محمد حسین آزاد کے ناول ''نصیحت کا کرن پھول'' (۱۸۶۸ء) میں بھی دکھائی دیتی ہے۔ جو پنجاب بک ڈپو میں انگریزی سے ترجمہ شدہ اردو کتب پر نظر ثانی کیا کرتے تھے۔ اسی لیے قیاس ہے کہ ترجمہ شدہ ناول ۱۸۶۴ء سے قبل سے شائع ہوا ہوگا۔ مزید برآں اس میں کچھ مضائقہ نہیں کہ پنڈت موتی لال جس قسم کا علمی و ادبی مشغلہ رکھتے تھے انہوں نے ناول کا ترجمہ پنجاب بک ڈپو کے تحت کیا ہو اور کی زبان کی درستی مولانا آزاد کے ہاتھوں پنجاب بک ڈپو میں ہوئی ہو یا ان کی نظر گذری ہو اور وہ ناول کی تکنیک سے متاثر ہوئے ہوں۔ تبھی انہوں نے اپنے ناول ''نصیحت کا کرن پھول'' میں خطوط کی تکنیک استعمال کی۔ علی ہذا القیاس ان وجوہات کی بناء پر پنڈت موتی لال کے ترجمہ شدہ ناول ''طلسم فرہنگ'' کو پنجاب بک ڈپو کے تحت ہونے والے

تراجم میں شمار کیا گیا ہے۔

پنجاب بک ڈپو نے ماسٹر پیارے لال آشوب کی کیوریٹری میں فعال کردار ادا کیا۔ آشوب جو خود ترجمہ کے اسرار و رموز سے بخوبی آگاہ تھے۔ پنجاب بک ڈپو کے کیوریٹر کے عہدے کے لیے موزوں انتخاب تھے کیونکہ آشوب اس عہد کے بہت بڑے انگریزی دان بھی تھے۔ دلی کالج میں ان کا خاص مضمون انگریزی تھا۔ ماسٹر پیارے لال آشوب نہ صرف انگریزی زبان بخوبی جانتے تھے بلکہ گوڑ گاؤں میں ہیڈ ماسٹر کی ملازمت کے دوران طلباء کی نفسیات سے بھی واقف تھے۔ چنانچہ انگریزی سے اُردو تراجم کے اس قدیم طریقہ کی اصلاح کی جو عام طور پر انگریزی سکولوں میں رائج تھا۔ جس میں ان تراجم سے طلباء کو بہت کم فائدہ پہنچتا اور وہ عموماً فقروں کا مطلب سمجھنے سے قاصر رہتے تھے۔ لہٰذا اس کے لیے تراجم کو بامحاورہ کرنے کا طریقہ اختیار کیا گیا۔ مگر اس میں بھی طلبہ کو لفظوں اور محاوروں کے الگ الگ معنی معلوم نہیں ہوتے تھے۔ یہ دونوں نقائص آشوب کے پیش نظر تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ترجمے کا ایک نیا قاعدہ ایجاد کیا جس سے اردو نثر کا بہت بھلا ہوا۔ یہ نیا قاعدہ کیا تھا۔ جسے انگریز حکومت اور سررشتہ تعلیم نے سراہا۔ خود آشوب کے الفاظ میں ملاحظہ ہو:

> ''میں نے ترجمے کا وہ طریقہ اختیار کیا جس کو ھملیٹونیم سسٹم کہتے ہیں اس طرح ترجمہ کرنے سے طلبہ کو بامحاورہ ترجمہ کرنا بھی آجاتا ہے اور کوئی انگریزی لفظ یا محاورہ ایسا نہیں رہ جاتا جس کو لڑکے سمجھ نہ سکیں۔ یہ طریقہ افسران سررشتہ تعلیم کو بہت پسند آیا تو میں نے انگریزی کی پہلی کتاب کا ترجمہ اس طریق پر کر کے طبع کرایا اور افسران سررشتہ تعلیم نے اس کی قدردانی اور میری عزت افزائی کی اور اس کے صلے میں گورنمنٹ عالیہ سے مجھے انعام بھی عطا ہوا۔''[۱۰]

ماسٹر پیارے لال آشوب کے تراجم کی قدر افزائی ہی تھی کہ ڈائریکٹر تعلیمات نے انہیں ''سرکاری اخبار'' کا ایڈیٹر بھی مقرر کیا۔ اس اخبار کے لیے نہایت فاضل انگریز مضامین لکھا کرتے تھے جو طلباء کے لیے بے حد مفید اور معلومات افزا ہوتے۔ آشوب ان کا اردو ترجمہ کر کے اخبار میں شائع کر دیتے۔ علاوہ ازیں پنجاب ہائیکورٹ کی دستاویزات کے تراجم کرنے کے لیے ہیڈ مترجم کے عہدے پر بھی مامور رہے۔ علمی اور تعلیمی امور سے دلچسپی اور ان پر توجہ کی غرض سے ہیڈ مترجمی کے عہدے سے علیحدگی اختیار کر لی اور پنجاب بک ڈپو کے کیوریٹر کے فرائض انجام دیتے رہے۔

امداد صابری کے مطابق ۱۸۶۹ء میں ماسٹر صاحب پنجاب بک ڈپو میں ملازم ہوئے[۱۱] تو اپنے دوستوں کو دہلی سے وہیں کھینچ لیا۔ مولانا الطاف حسین حالی، مرزا اشرف بیگ خان اشرف، مولانا اموجان ولی، منشی درگا پرشاد نادر، مولوی سید احمد صاحب، مولف فرہنگ آصفیہ، مرزا ارشد گورگانوی کو بک ڈپو میں ملازمت دلوانے کا باعث ماسٹر صاحب ہی تھے۔ پیارے لال آشوب، مولوی کریم الدین، الطاف حسین حالی، خواجہ ضیاء الدین خان، مرزا اشرف بیگ خان اشرف اور موتی لال کی چند ایک تصانیف کا سراغ ملتا ہے لیکن منشی درگاہ پرشاد نادر، مولوی سید احمد دین، مولوی امو جان ولی، مرزا ارشد بیگ گورگانی، ماسٹر چندولال، مولوی سیف الحق ادیب، مولوی محمد یوسف، مرزا بیگ خان دہلوی وغیرہ کی ترجمہ کردہ کتب فی الحال پردہ اخفا میں ہیں۔ باوجود کوشش کہ ان کی کسی کتاب کی نشاندہی نہیں ہو سکی۔ البتہ ۹ اپریل ۱۸۷۴ء کے پنجاب گزٹ سے ایک فہرست کتب (انگریزی، عربی، فارسی سے ترجمہ) دستیاب ہوئی ہے[۱۲] جو پیارے لال آشوب کیوریٹر پنجاب بک ڈپو کے زیر اہتمام

گورنمنٹ سنٹرل بک ڈپو سے شائع ہوئیں۔ اغلب ہے کہ فہرست میں شامل کتب پنجاب بک ڈپو کی خدمات کا نتیجہ ہیں۔ یہ پنجاب بک ڈپو ہی تھا جس کے زیر اثر بہت سے ادیبوں کے ذہن وفکر کو جلا ملی اور انگریزی ادب سے شناسائی بھی ہوئی مثلاً مولانا الطاف حسین حالی پنجاب بک ڈپو لاہور میں اپنے چار سالہ قیام کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> ''نواب شیفتہ کی وفات کے بعد پنجاب گورنمنٹ بک ڈپو (لاہور) میں ایک آسامی مجھ کو مل گئی جس میں مجھے یہ کام کرنا پڑتا تھا کہ جو ترجمے انگریزی سے اردو میں ہوتے تھے ان کی عبارت درست کرنے کو مجھے ملتی تھی۔ تقریباً چار برس میں نے یہ کام لاہور میں رہ کر کیا۔ اس سے انگریزی لٹریچر کے ساتھ فی الجملہ مناسبت پیدا ہوگئی اور نامعلوم طور پر آہستہ آہستہ مشرقی لٹریچر اور خاص کر عام فارسی لٹریچر کی وقعت دل سے کم ہونے لگی۔''[۱۳]

قیام لاہور کے زمانہ میں حالی پنجاب بک ڈپو سے منسلک ہو کر ہی انگریزی ادب وتنقید سے ان ترجموں کے ذریعے واقف ہوئے جن کی عبارتوں کی اصلاح ان کے سپرد تھی۔ نتیجتاً لاہور کے اس علمی وادبی ماحول نے حالی کے تنقیدی شعور اور فکر کو وسعت دی۔ جو بعد ازاں مقدمہ شعروشاعری (۱۸۹۳ء) کی صورت میں ظہور پذیر ہوئی۔ پھر محمد حسین آزاد نے بھی انگریزی زبان وادب سے واقفیت پنجاب بک ڈپو میں ہی حاصل کی۔ انگریزی سے متاثر ہو کر اپنے جدید خیالات کا اظہار انجمن کے لیکچرز اور ''نیرنگ خیال'' میں واضح طور پر کیا ہے جو سررشتہ تعلیم کے علاوہ پنجاب بک ڈپو سے منسلک ہونے کا نتیجہ ہیں۔

انگریزوں کی لاہور آمد اور پنجاب بک ڈپو کے قیام سے اردو نثر پر انگریزی زبان کے اثرات بھی مرتب ہونا شروع ہو گئے تھے۔ جس کا باقاعدہ آغاز دو سطح پر ہوا۔ پہلا پنجاب بک ڈپو کے تراجم کے ذریعے ہوا کیونکہ پنجاب بک ڈپو کے قیام کی بدولت جہاں اُردو نثر براہ راست انگریزی سے متاثر ہوئی وہیں اس میں ذخیرہ الفاظ وتراکیب اور انداز بیان میں بھی وسعت آئی۔ ہر چند کہ پنجاب بک ڈپو سے ترجمہ شدہ کتب سے متعلق بالواسطہ محدود معلومات ملتی ہیں لیکن جن کتب کا سراغ ملتا ہے ان میں انگریزی الفاظ وتراکیب استعمال ہو کر اردو زبان کا حصہ بنے۔ یہ اثرات پنجاب بک ڈپو سے منسلک تمام اصحاب کی دیگر تحریروں میں بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ لہٰذا مضمون نگار کا اغلب خیال ہے کہ لاہور میں اردو نثر انگریزی زبان سے پہلے پہل اسی پنجاب بک ڈپو میں شناسا ہوئی۔ جہاں اوّل بار انگریزی زبان کے مزاج واسلوب کو سمجھا گیا ہوگا اور انگریزی سے مختلف موضوعات کے اردو نثری تراجم نے نئے اسالیب کا راستہ دکھایا ہوگا۔ اس حوالے سے دوسری سطح پر اخبارات کی اشاعت اور ترسیل نے انگریزی خیالات اور زبان کو پھیلانے میں بنیادی کردار ادا کیا۔ چنانچہ ٹکٹ، اسٹامپ، بیرنگ، پریذیڈنٹ، پنشن، اپیل، مجسٹریٹ، ووٹ، بیلٹ، کلکٹر، ڈپٹی کلکٹر، پارلیمنٹ، گزٹ، وارنٹ، جج، ہائیکورٹ، کمپنی، ڈائریکٹر، ممبر، بل، ایڈیٹر، نوٹ، کالم، پریس، لیتھو، ریل، اسٹیشن، ٹکٹ کلکٹر، سگنل انجن، سوشل، پولیٹیکل، اسپیچ، اسٹیج، سیکرٹری، کالج، کمیٹی، پلیٹ فارم، اسکول، کونسل، بورڈ، ٹرسٹی جیسے بے شمار الفاظ اردو زبان کا حصہ بن کر اردو نثر کے نئے اسلوب کو وضع کر رہے تھے۔ اس سے دو طرح کی اُردو زبان وجود میں آئی جس کا اثر اردو نثر پر بھی پڑا۔

> ''ایک دیسی اُردو ہے اور دوسری وہ اُردو ہے جو انگریزی اثر سے پیدا ہوئی ہے۔ دیسی اُردو کو ہندوستان کے شہروں کے باشندے اور شرفاء وامراء بولتے ہیں یہ دیسی اردو نہایت صاف ستھری، سادہ اور ایسی فطری

ہے کہ مطالب ادا کرنے کے لیے بہت سے لفظوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن انگریزی اثر سے جو اُردو نکلی ہے وہ عجیب وغریب ہے اور زمانہ حال کی پیداوار ہے۔۔۔ یہ زبان سرکاری قواعد وضوابط اور احکام کا ترجمہ کرنے اور اخبارات کے ذریعے وجود میں آئی ہے اس نئی زبان کی بعض خصوصیتیں یہ ہیں کہ اس کے جملے بہت طویل ہوتے ہیں اور پڑھنے والوں کو پریشانی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اس زبان میں آپ کو خالص ہندوستانی زبان کے فقروں کی ساخت کہیں نظر نہیں آئے گی۔ اس میں آپ دیکھیں گے کہ اسماء و صفات عوامل، فعل فاعل مفعول اور ضمائر اور دوسرے متعلقات جملہ دور دور اور آپس میں بے تعلق سے ہوتے ہیں لفظوں کی ترکیبیں عجیب وغریب اور غیر فطری ہوتی ہیں۔ جملوں کی ترتیب اور الفاظ کا تعلق اس قدر مصنوعی ہوتا ہے کہ مشکل سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ لکھنے والا کیا کہنا چاہتا ہے۔ حکومت کے احکام کے ترجمے اور اخباروں کی خبریں اس اسلوب اور طرز تحریر کے ذریعے پیش کی جاتی ہیں جو ذوق سلیم کو سخت ناگوار ہوتا ہے۔''۱۴

گارساں دتاسی کی مذکورہ رائے اپنی جگہ درست ہے کیونکہ اُردو کا انگریزی کے ساتھ اختلاط ابتدائی سطح پر ایسا ہی رہا ہے لیکن ساتھ ہی ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اُردو نثر نے اپنے ارتقا کے ساتھ ایسے انگریزی الفاظ کو بلاتکلف اپنے اندر سمو لیا جو ادائے خیال میں ضروری اور معاون ہو سکتے تھے اور جس سے تحریر میں دلکشی بھی پیدا ہوئی اور ناگواریت کا اثر جاتا رہا۔ رضیہ نور محمد کے مطابق پنجاب بک ڈپو کے زیر اہتمام ہونے والے تراجم کا سلسلہ ۱۸۸۳ء-۱۸۸۴ء میں پنجاب بک ڈپو کے بند ہونے پر ختم ہوگیا۔۱۵ نیز اس کے بند ہونے کی وجوہات بھی سامنے نہ آسکیں۔ لیکن ''امپیریل پیپر'' لاہور کی ۲۷ اگست ۱۸۸۷ء کی اشاعت سے معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب بک ڈپو ۱۸۸۴ء کے بعد بھی موجود تھا اور نصابی کتب کی دستیابی میں سررشتہ تعلیم کی معاونت کیا کرتا تھا۔ چنانچہ یہ خبر ملاحظہ ہو:

''اس میں کیا شک ہے کہ ہماری یونیورسٹی کا انتظام بھی نرالا ہے چنانچہ ایف اے کے لیے جو انگلش کورس مقرر ہیں حالانکہ امتحان نزدیک آ گیا ہے مگر طلباء کو ابھی تک نہیں مل سکے۔ ''پوئٹری فار دی ینگ'' تو بصد مشکل طلباء کے ہاتھ لگی مگر اس قدر نہیں کہ کل طلباء کو متکفی ہوسکیں۔ لائف کا تو ابھی تک پتہ نہیں ملا۔ بک ڈپو والے کہتے ہیں کہ انڈیا میں یہ کتاب نہیں ہے حیرانی کی بات ہے کہ ایسی کتاب جس کا ہندوستان میں ملنا مشکل ہے کیوں مقرر کی جاتی ہے۔ طلباء کیا پڑھیں گے کیا امتحان دیں گے۔۔۔ سوائے افسوس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔''۱۶

اس طرح پنجاب بک ڈپو کا ہمہ جہت کردار سامنے آتا ہے چنانچہ یہ محض ایک طباعت خانہ ہی نہ تھا بلکہ انگریزی کتب اور مضامین کے تراجم اور ان تراجم کی زبان و بیان کی اصلاح کے ساتھ نصاب کی فراہمی میں بھی مدد ومعاون تھا۔ اس اعتبار سے پنجاب بک ڈپو کا اُردو نثر کے ارتقا میں فعال کردار نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

حواشی:

۱۔ امداد صابری: ''حیات آشوب''، دہلی، پرنٹنگ پریس دہلی، ۱۹۵۶ء، ص: ۱۵۸

۲۔ حسن اختر، ڈاکٹر: ''مولانا محمد حسین آزاد کی درسی کتابیں'' مشمولہ ''راوی'' آزاد نمبر، ۱۸۸۳ء، ص: ۱۹۱

۳۔ ایضاً، ص: ۱۹۱

۴۔ احمد دہلوی، سید: ''محاکمہ مرکز اُردو'' دہلی، شمسی پریس، ۱۹۱۱ء، ص: ۲۰

۵۔ امداد صابری: ''حیات آشوب''، ص: ۱۳۳

۶۔ گارساں دتاسی: ''مقالات گارساں دتاسی'' (حصہ دوم)، کراچی، انجمن اردو پاکستان، ۱۹۷۴ء، ص: ۳۱۰

۷۔ ایضاً، (حصہ اوّل)، کراچی، انجمن اُردو پاکستان، ۱۹۶۴ء، ص: ۳۲۸۔۳۲۹

۸۔ پنڈت موتی لال ۱۸۷۶ء میں پنجاب یونیورسٹی میں اُردو کے ممتحن مقرر ہوئے (مقالات گارساں دتاسی (جلد دوم)، ص: ۳۵۱

۹۔ عبدالحق، مولوی: ''مرحوم دہلی کالج''، دہلی، انجمن ترقی اُردو ہند، دوسرا ایڈیشن، ۱۹۴۵ء، ص: ۱۶۵

۱۰۔ نقوش ''آپ بیتی نمبر''، جون ۱۹۶۴ء، ص: ۵۶۹

۱۱۔ امداد صابری: ''اردو کے اخبار نویس'' (جلد اوّل)، دہلی، ن ن، ۱۹۷۳ء، ص: ۳۷۰

۱۲۔ فہرست کتب: آرائش محفل Araish-i-Mehfil

آئینہ تاریخ نما Aina-i-Tarik Numa (Part-I) بزرگ رابنسن کروسو Buzurg Robinson Crusoe دستور العمل Dustur-ul-Amal داروغہ دستور العمل Dustur-ul-Maash دستور المعاش Dustur-ul-Amal Patwariyan (Cust) پٹواریاں Daroghgan فہرست یورپ Fehrist-i-Europe گنج التواریخ Ganj-o-Tawasikh گلدستہ نثر Guldasta-i-Nasr گلدستہ اخلاق Guldasta-i-Akhlaq گلبہار یا تاریخ ڈیرہ غازی خان Gulbahar or History of Derah Ghazi Khan District حقائق المنجدت Haqaiq-ul-Manjudat حلوائی بیدد Halwai-Bedud حالت دیہی Halat Dehi ہدایت نامہ زمین داران Hidayat Nama Zamindaran ہدایت نامہ مالگزاری Ditto Malguzari ہدایت نامہ پٹواریاں Ditto Patwariyan (Amin Chand) ہندسۂ العمل، جمع تفریق وغیرہ Hindisa-wa-aimal Jama Tafriq Wagaria اِخوان الصفاء Ikhwan-us-Safa (Urdu) انشائے خرد افروز Inshai-Khirad Afroz انشائے مفید النساء Inshai-Mufid-un-nisa (Letters in Women's Language) انشائے اُردو شکستہ Inshai-i-Urdu Shikasta انشائے اُردو نستعلیق Inshai-Urdu Nastaliq (Karimuddin) جبر و مقابلہ Jabr-o-Muqabila, Part I, Revised Ditto (Part-II) Ditto (Part-III) Ditto Old (Part-II) جوہر عقل Jauhur-i-Aql جام جہاں نما Jam-i-Jahan Numa (Part-I) Ditto (Part-II) Ditto (Part-III) Ditto (Part-IV) جنتری پیمائش Jantri Paimaish جغرافیہ ہند Jughrafia-i-Hind (Part-I) Ditto (Part-II) جغرافیہ اوّل Jughrafia-i-Auwal Ditto Doam Ditto Punjab Ditto Awabd Ditto Tabai (Prichard's) Ditto Urdu (Dehli) Ditto Jahan کلیدِ گنج امتحان

Kalid-i-Gunj Imtihan خط تقدیر Khat-i-Taqdir خیالات السمایہ Khayalat-us-Samaya خلاصہ نظر شمسی
Khulasa-i-Nazar-i-Shamsi کسان اُپدیش Kisan Updesh مجموعہ ضابطہ الفوجداری Majmua-Zabita Faujdari (Act
XXV) مظہر قدرت Mazhar-i-Qudrat مفتاح العلوم Miftah-ul-Ulum مفتاح القواعد Miftah-ul-Qawaid, (Part-III)
مبادیٔ الحساب Mabadi-ul-Hisab, (Part-I) Ditto (Part-II) Ditto (Part-III) Ditto (Part-IV) مفید النساء
Mufid-un-Nisa (a book intended for use in female schools) مفید الاطفال Mufid-ul-Atfal منتخب اُردو
Muntakhabat-i-Urdu منتخب فسانہ عجائب Muntakhabat-i-Fasana-i-Ajaib منتخب اُردو Muntakhabat-i-Urdu
(Part-III) (Allahabad) منتخب تاریخ انگلستان Mukhtasar-Tarikh-i-Inglistan مفید الصبیان Mufid-us-Sibiyan مفید
المبتدی Mufid-ul-Mubtadi مفید مال گذاری Mufid Malguzari مفیدالذرین Mufid-uz-Zarain موضوعِ لفافہ جات
Mauzu-i-Lifafajat نمونہ افریقہ Namuna-i-Africa Ditto (Varnished) نقشۂ شمالی امریکا Naqsha-i-Shimali America
(Varnished) نقشۂ جنوبی امریکا Naqsha-i-Janubi America (Varnished) نقشۂ ایشیاء Naqsha-i-Asia (Printed in
England) نقشۂ یورپ Naqsha-i-Europe (ditto) نقشۂ ہندوستان Ditto Naqsha-i-Hindustan (large) varnished
نقشۂ Ditto (Nagri) unvarnished Ditto (small) unvarnished Ditto (small) unvarnished (large) unvarnished
امریکہ شمالی Naqsha-i-America Shimali نقشۂ امریکہ جنوبی Naqsha-i-America Janubi (unvernished) نقشۂ پنجاب
Ditto (Urdu) Naqsha-i-Punjab (Nagri) فیروز پور، جھنگ، ہوشیار پور، جالندھر، کانگڑہ امرتسر پندنامہ کاشتکاران Pand
Nama-i-Kasht Karan پندنامہ عیال داراں Pand Nama-i-Aayal Daran پندسودمند Pand Sudmund پٹواری کی کتاب
Patwari ki Kitab (i) پٹواری کی کتاب Patwari ki Kitab (ii) پٹواری کی کتاب Patwari ki Kitab (iii) پٹواری کی کتاب
Patwari ki Kitab (iv) قانون مختصل امر Qanoon-i-Mukhtasil Amar قاعدہ حروف فارسی و انگریزی Qaida
Haroof-e-Farsi-o-Angrezi قصص ہند حصہ Qases-i-Hind Hissa (i) قصص ہند حصہ Qases-i-Hind Hissa (ii) قواعد
ڈسٹرکٹ کمیٹی Qawaid Distric t Committee قواعد اُردو Qawaid-i-Urdu قاعدہ اُرد و Qawaid-i-Urdu قواعد المبتدی
Qawaid-ul-Mubtadi قواعد اُردو - الہ آبادہ Qawaid-i-Urdu Allahabad قصہ الہ دین اور چالیس چوروں کی کہانی
Qisa-i-Allahdin aur Chalis Choron ki Kahani قصہ دھرم سنگھ Qisa-i- Dharam Singh قصہ پنجاب سنگھ Qisa
-i-Punjab Singh قصہ سورج پور Qisa-i- Surajpur قصہ وفادار سنگھ Qisa-i- Wafadar Sing رسوم ہند Rasoon-i-Hind (i)
رسوم ہند Rasoon-i-Hind (ii) رسوم ہند Rasoon-i-Hind (iii) رسوم ہند Rasoon-i-Hind (iv) رسوم ہند Rasoon-i-Hind
(v) رسوم ہند مکمل Rasoon-i-Hind Mukamal رسوم ہند Rasoon-i-Hind Cheap Edition رسالۂ علم انتظام مدعی
Risala-i-Ilm-i-Intizam-i-Mudai (Translation of Senior's Political Economy) رسالۂ علم مثلث
Risala-i-Ilm-e-Musalas رسالۂ کوثر عشریہ Risala-i-Kausar Ashriya رسالۂ کیمیا زراعت Risala-i-Kimiya Zarat رسالۂ
مساحت Risala-i-Masahat رسالۂ قانون اصلیۂ Risala-i-Qanoon-i-Aslia رسالہ چیچک Risala-i-Chechak سرنامہ خرد
Sarnama Khird سوالات تحریر اقلیدس Sawalat Tehreer Aqleedas سنین الاسلام Saneen -ul-Islam (History of the

Arabs) by Dr.Leitner شارع التعلیم Shara-i-ul-Taleem Part (I) شارع التعلیم Shara-i-ul-Taleem Part (II) شارع
التعلیم Shara-i-ul-Taleem Part (III) شارع التعلیم Shara-i-ul-Taleem Part (IV) طریقہ سلطنت انگلشیہ
Ditto (part-ii) Tareeqa-i-Saltanat-i-Inglishia (Translation of Collier's British Empire(i) تاریخ عالم
Tareekh-i-Alam تاریخ گوشہ پنجاب Tareekh-i-Gosha-i-Punjab تاریخ بنگال Tareekh-i-Bangal تاریخ
مصر Tareekh-i-Misar تاریخ یونان Tareekh-i-Unan تاریخ ملک آزاد Tareekh-i-Mulk-i-Azam تاریخ
مغلیہ Tareekh-i-Mughlia تاریخ ہند Tareekh-i-Hind تاریخ کشمیر Tareekh-i-Kashmir تاریخ ہندوستان (ہندو دور)
Tareekh-i-Hindustan(Hindu Daur)Translation from Elphinstone (Part I) محمدن دور Tareekh-i-Hindustan
Muhammadan Daur(Part II) تقریری حساب Taqreeri Hisab ترجمہ انگلش پریمیر Tarjuma-i-English Premiere ترجمۂ
دوسری کتاب Tarjuma-i-Doosri Kitab تسہیل التعلیم Tasheel-ul-Taleem تسہیل الکلام Tasheel-ul-Kalam تشہیر
ظہوری Tashheer-i-Zahoori تعزیرات ہند Tazeerat-i-Hind تذکرۃ المشاہیر (حصہ اوّل) Tazkiratul Mashaheer (i)
تذکرۃ المشاہیر (حصہ دوم) Tazkiratul Mashaheer (ii) تذکرۃ المشاہیر (حصہ سوم) Tazkiratul Mashaheer (iii) تذکرۃ
المشاہیر (حصہ چہارم) Tazkiratul Mashaheer (iv) تشریح الرؤف Tashreeh-i-Al-Rauf ترجمہ کتاب حساب (Barnard
Smith) by Zaka Ullah اُردو ادرس Urdu Entrance Course Urdu Entrance Course (bound) Urdu Adras
Urdu Entrance Course (foolscap) (unbound) اُردو کی پہلی کتاب Urdu ki Pehli Kitab اُردو کی دوسری کتاب Urdu ki
Doosri Kitab اصول قانونِ دیوانی پنجاب (حصہ اوّل) Asool-i-Qanoon-i-Diwani Punjab (i) اصول قانونِ دیوانی
پنجاب (حصہ دوم) Asool-i-Qanoon-i-Diwani Punjab (ii) اصول علم طبعی (حصہ اول) Asool-i-Ilm-i-Tabai اصول دستور
قانونِ دیوانی پنجاب Urdu Astronomical Chart Asool-i-Dastoor Qanoon-Diwani Punjab واقعہ رام
چندر Waqia-i-Ram Chandar واقعہ سکندر اعظم Waqia-i-Sikandar-i-Azam زبدۃ الحساب (حصہ اوّل) Zubdat-ul-Hisab
(i) زبدۃ الحساب (حصہ دوم) Zubdat-ul-Hisab (ii) زبدۃ الحساب (حصہ سوم) Zubdat-ul-Hisab (iii) Offg. Pyare Lal
(Punjab Gazette April 9,1874.Catalouge of Curator, Govt. Central Book Department Works,Government Central Book Department Punjab.Corrected upto15th March 1874,Urdu Books)

۱۳۔ غلام مصطفیٰ خان، ڈاکٹر: ''حالی کا ذہنی ارتقا''، کراچی، فضلی سنز ۲۰۰۳ء، ص: ۲۱۔۲۲

۱۴۔ گارساں دتاسی: ''مقالات گارساں دتاسی'' (حصہ اول)، کراچی، انجمن ترقی اُردو پاکستان، طبع دوم ۱۹۶۴ء، ص: ۱۹۶

۱۵۔ رضیہ نور محمد: ''اُردو زبان اور ادب میں مستشرقین کی علمی خدمات کا تحقیقی جائزہ'' (غیر مطبوعہ تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی)، لاہور، اورینٹل کالج یونیورسٹی، ۱۹۷۵ء

۱۶۔ مسکین حجازی، ڈاکٹر: ''پنجاب میں اُردو صحافت'' لاہور، مغربی پاکستان اُردو اکیڈمی، مئی ۱۹۹۵ء، ص: ۲۳۹